فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۵ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۵ ستمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۹۹

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۴ ستمبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

— مجلس انصار اللہ کے عہدہ داران کو علم ہے کہ مجلس کے سالانہ اجتماع میں اب زیادہ وقت نہیں۔ اجتماع سے قبل ہر قسم کے بقایاجات وصول ہوکر مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایک بھی مجلس ایسی نہیں رہنی چاہئیے۔ جس کے ذمہ کسی بھی مد کا بقایا ہو۔ چندہ اشاعت لٹریچر کی شرح صرف ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے۔ لیکن اس کی وصولی کی طرف عہدہ داران پوری توجہ نہیں دے رہے۔ مہربانی فرماکر تمام اراکین سے یہ چندہ بھی وصول کرکے مرکز میں بھجوائیے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ضروری ہدایات علیحدہ شائع کی جارہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ مجالس سے التماس ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کردیں۔ کوئی ایک بھی مجلس ایسی نہیں رہنی چاہیئے۔ جس کی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگی نہ ہو۔ قائدین مجالس اور عہدہ داران جن پر خدام کی نگرانی اور تربیت کی ذمہ داری ہے۔ ان کے لئے تو اجتماع میں شامل ہونا اشد ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۳ ستمبر کو دفتر وکالت دیوان (تحریک جدید) ربوہ میں لیا جائے گا۔ ایسے نوجوان جو خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرچکے ہیں یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کم از کم میٹرک ہے فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور تاریخ مقررہ پر انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے

مومن کو اس کی اسی طرح حفاظت کرنی چاہیئے جس طرح زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے

"خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دُکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے تاکہ دوسرے جہان میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پرواہی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی جب اس جہان سے رخصت ہوکر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دُکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اِس دنیا میں وہ اِس دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہا اور اُس عالم میں اِس ہم وغم کے نتائج ہیں

جو شخص اِس عالم کے ہم وغم میں مبتلا ہورہا ہے اور دوسرے عالم کا اسے کوئی فکر بھی نہیں اگر اسے یکدفعہ ہی پیغامِ موت آجاوے تو خیال کرو اس کا کیا حال ہوگا؟ موت تو ایک بازی گاہ ہے ہمیشہ ناگاہ آتی ہے اور جسے آتی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں تو قبل از وقت جاتا ہوں۔ ایسا خیال اسے کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ خیالات اَور طرف لگے ہوئے تھے اور وہ اس کے لئے تیار نہ تھا۔ اگر تیاری ہوتو قبل از وقت نہ سمجھے بلکہ ہر وقت اسے قریب اور در دروازہ پر یقین کرے۔ اس لئے تمام راستبازوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ انسان ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہے اور آزماتا رہے کہ اگر اِس وقت موت آجاوے تو کیا وہ تیار ہے یا نہیں؟ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

چوں کار عمر ناپیدا است بارے آں اولیٰ ❊ کہ روز واقعہ پیشِ نگار خود باشیم

ان کا مطلب یہی ہے کہ ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہیئے اور کسی وقت بھی اس تیاری سے بے فکر اور غافل نہ ہونا چاہیئے ورنہ عذاب ہوگا۔ یہ بالکل صاف بات ہے کہ جو شخص ہر وقت سفر کی تیاری میں ہے اور کمر بستہ بیٹھا ہے اگر یکایک اسے سفر کرنا پڑے تو اسے کوئی تکلیف اور گھبراہٹ نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس نے کبھی یہ خیال بھی نہیں کیا تو پھر ایسے موقعہ پر سخت گھبراہٹ کا سامنا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۷ء

اسلام کی حقیقت

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت آپ کی تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" سے نقل کی تھی۔ جس میں آپ نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کو پیش کر کے بیان فرمایا تھا کہ اسلام کیا ہے۔ آیہ مذکور حسب ذیل ہے۔

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

حضور اقدس علیہ السلام نے اس آیہ کریمہ کا مندرجہ ذیل ترجمہ فرمایا ہے۔

"مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸)

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے۔ اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰)

مزید تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے۔ اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضاجوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے۔ یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے۔ اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے

اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں۔ اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے۔ ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے۔ ان کو نفع پہنچاوے۔ اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۱/۶۲)

اس تشریح سے واضح ہوا کہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کی "ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔"

اس کا نتیجہ حضور اقدس کے الفاظ میں یہ ہے کہ

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے۔ اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸)

آپ فرماتے ہیں:۔

"عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں۔ جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جہنمی عذاب کی جڑ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹)

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کی مقبولیت

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم)

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی کی شائع کردہ کتاب "الانسان" مؤلفہ "جناب مولوی بدر الدین صاحب بدر جالندھری" اِس وقت راقم الحروف کے سامنے ہے۔ یہ کتاب "مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے سلسلہ اخلاقِ اسلام کا ساتواں حصہ" ہے۔ صہ۳ پر "عرضِ مؤلف" کے زیرِ عنوان لکھی ہوئی عبارت کا پہلا ہی فقرہ ملاحظہ ہو:-

"تمام دینی علوم میں علمِ اخلاق بھی ایک ضروری علم ہے جو بے تمیز وحشیوں کو انسان انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنا دیتا ہے۔"

پھر صہ۲ پر دیباچہ جو "چوہدری عمر الدین بی۔اے۔ بی ٹی جالندھری" کے قلم سے مرقوم ہے اِس میں وہ فرماتے ہیں:-

"فاضل مؤلف نے انسانی اخلاق اور روحانیت کے مختلف پہلوؤں پر جس محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے وہ خاص انہی کا حصہ ہے جس کے پڑھنے سے انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کی اصلاح ہو کر اس کی ایجاد کا حقیقی مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔"

ان دونوں عبارتوں اور خصوصاً دیباچہ کی محولہ بالا سطور میں "انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں" کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس معرکۃ الآرا تاریخی مضمون کی طرف صاف اشارہ کر رہے ہیں جو آج سے ۷۱ سال پہلے مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بمقام لاہور منعقدہ جلسہ مذاہبِ عالم میں پڑھا گیا اور جلسہ میں پڑھے جانے والے دوسرے تمام مضامین پر غالب آکر اسلام کی صداقت و حقانیت اور نمایاں فتح کا ایک روشن نشان بنا۔ حضور کا یہ مضمون سب سے پہلے جلسۂ اعظم مذاہب لاہور کی رپورٹ میں اُسی وقت من وعن شائع ہوا اور پھر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ اب تک اِس تاریخی کتاب کے کئی ایڈیشن اُردو، انگریزی اور دنیا کی متعدد اہم زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر اکنافِ عالم میں شہرت پا چکے ہیں اور دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں اور ملکی و غیر ملکی اخبارات سے شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

مؤلف "الانسان" نے یوں تو حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دوسری کتب سے بھی عبارتیں نقل کی ہیں لیکن سب سے زیادہ عبارتیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے بغیر حوالہ کے لی گئی ہیں اور انہیں اپنی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کتاب "الانسان" سبق نمبر ۱ تا ۳۰ کُل ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اِس کے کُل تیس اسباق میں سے نو اسباق (یعنی سبق نمبر ۵-۱۱-۱۴ تا ۱۹ اور سبق نمبر ۳۰) تو تقریباً پورے کے پورے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی عبارات پر مشتمل ہیں۔ یہ عبارتیں جو ذرا سی تبدیلی اور الفاظ کے ادنیٰ سے ہیر پھیر کے ساتھ اصل کتاب کے مختلف مقامات سے نقل کر کے یکجا کی گئی ہیں مذکورہ سبقوں میں کہیں تو مسلسل چلتی ہیں اور کہیں ایک آدھ فقرہ درمیان میں حضرتِ اقدس کی کسی اور کتاب سے نقل کر دیا گیا ہے۔ اور کہیں حضور کی عبارات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں دے دیا گیا ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر راقم اِن تصرف شدہ عبارات میں سے بطور نمونہ صرف دس عبارتیں پیشِ خدمت کرتا ہے۔ دائیں طرف اسلامی اصول کی فلاسفی سے اصل اقتباسات بھی درج کئے جاتے ہیں۔

نوٹ:- ("اسلامی اصول کی فلاسفی" کے اصل اقتباسات کے آخر میں صفحات کے جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ خاکسار نے اِس کے فروری ۱۹۲۲ء کے ایڈیشن کے مطابق دیئے ہیں جو الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے شائع کیا ہے۔ خادم)

کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"	کتاب "الانسان"
(۱) "ایسا ہی کبھی روح کا اثر بھی جسم پر جا پڑتا ہے۔ جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پُر آب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے۔" (صہ ۲۶)	(۱) "اسی طرح روح کا بھی جسم پر اثر ہوتا ہے جس شخص کے دل کو کوئی رنج پہنچے وہ چشم پُر آب ہو جاتا ہے جس کو کوئی خوشی ہو وہ خواہ مخواہ تبسم کرنے لگ جاتا ہے۔" (صہ ۲۸)
(۲) "طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابلِ تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔" (صہ ۳۴)	(۲) "طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں اُس وقت تک انسان قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا کیونکہ طبعی حالتیں حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔" (صہ ۸۲)
(۳) "اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔" (صہ ۱۲۹)	(۳) "اسلام کیا ہے۔ اسلام وہ جلتی ہوئی آگ ہے جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر اور سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔" (صہ ۱۰۳)
(۴) "ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مُردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔" (صہ ۱۱۴)	(۴) "ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مُردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔" (صہ ۱۰۱)
(۵) "تمام قرآن کا مقصد صرف اصلاحاتِ ثلاثہ ہیں اور اِس کی تمام تعلیموں کا لبّ لباب یہی تین اصلاحیں ہیں اور باقی تمام احکام ان اصلاحوں کے لئے بطور وسائل کے ہیں۔" (صہ ۳۸، ۳۹)	(۵) "تمام قرآن کا مقصد دراصل یہی اصلاحاتِ ثلاثہ ہیں اور اِس کی تمام تعلیم کا لبّ لباب دراصل یہی تین اصلاحیں ہیں اور باقی تمام احکام ان اصلاحوں کے لئے بطور وسائل ہیں۔" (صہ ۸۷)
(۶) "روحانیت ہر ایک خلق کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے اور اُسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔ جو اُس کا ہو جاتا ہے اُس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اُس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اُس کا پانی خدا کی محبت ہے۔" (صہ ۳۵)	(۶) "روحانیت ہر ایک خلق کو موقع اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اُسی کا ہو جانے سے ملتی ہے جو اُس کا ہو جاتا ہے۔ اُس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اُس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جس کا پانی خدا کی محبت ہے۔" (صہ ۸۲، ۸۳)
(۷) "یہ اصلاح اخلاق کے شعبوں میں سے وہ شعبہ ہے جو ادب کے نام سے موسوم ہے یعنی وہ ادب جس کی پابندی اُن کی طبعی حالتوں کھانے پینے اور شادی کرنے وغیرہ تمدنی امور میں مرکزِ اعتدال پر لاتی ہے اور اُس زندگی سے نجات بخشتی ہے جو وحشیانہ اور چوپایوں یا درندوں کی طرح ہو۔" (صہ ۴۴، ۴۵)	(۷) "اخلاق کے شعبوں میں سے وہ شعبہ ہے جو ادب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی وہ ادب جس کی پابندی کا وحشیوں کو ان کی طبعی حالتوں کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں مرکزِ اعتدال پر لاتی ہے اور اُس زندگی سے نجات بخشتی ہے جو وحشیوں، چوپاؤں یا درندوں کی طرح ہو۔" (صہ ۸۹، ۹۰)
(۸) "دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آدابِ انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان سب کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔" (صہ ۳۶)	(۸) "دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی انسانیت کے ظاہری آداب سیکھ لے تو اُسے انسانیت کے بڑے بڑے اخلاق سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان کو موقع و محل کے مطابق استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔" (صہ ۸۵)
(۹) "تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو	(۹) "تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو

لوگ اخلاقِ فاضلہ سے متّصف ہوگئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربتِ محبت اور وصل کا مزا چکھایا جائے ؟ (صہ ۳۶) (۱۰) " دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے یکلخت حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہوتے ہیں وبا کی ایک زہریلی ہوا کس قدر جلدی سے جسم میں اثر کرکے پھر دل میں اثر کرتی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظامِ اخلاق کا ہے درہم برہم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کہ چند منٹ میں گزر جاتا ہے ۔" (صہ ۳۷)	لوگ اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو گئے ہوں انہیں شربتِ وصل کا مزا چکھایا جائے ۔" (صہ ۳۵) (۱۰) " دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے سارا حافظہ بگڑ جاتا ہے ۔ دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہو جاتے ہیں ۔ وبا کی ایک زہریلی ہوا آناً فاناً میں جسم پر اثر کرکے روح کو بھی متاثر کر دیتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ روحانی سلسلہ جس سے اخلاق کا نظام وابستہ ہے درہم برہم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے ۔" (صہ ۳۸)

مذکورہ بالا دس عبارتیں جو کافی طویل ہیں اور جن کا صرف کچھ ابتدائی حصہ یہاں پیش کیا گیا ہے ۔ ایسی ہی تصرف شدہ بہت سی عبارتیں اور بھی کتاب مذکور میں مؤلف نے درج کی ہیں ۔ قارئین کرام تفصیل کے لئے تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ سے کتاب ہذا منگوا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔

(خاکسار نذیر احمد خادم چک $\frac{۱۸۴}{۷-R}$ ڈاک خانہ کھچی والا ضلع بہاولنگر)

ہمیں اپنے محبوب امام کے دینی عزائم کے مطابق قربانیاں پیش کرنے کیلئے کمربستہ رہنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا افتتاح فرمانے کے بعد لندن پہنچ کر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام جو تار ارسال فرمایا اس میں پاکستانی جماعتوں کے لئے حضور کے یہ الفاظ خاص طور پر توجہ کے مستحق ہیں ۔ فرمایا :-

" مسجد نصرت جہاں کا افتتاح بلاشبہ ہماری تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے ۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اب ہم پر اور بھی زیادہ گراں بہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ آئندہ ہمیں اور بہت سی مساجد تعمیر کرنا ہیں اور اپنے حقیقی احمدی ہونے کا ثبوت دینا ہے ۔"

بظاہر حضور کے یہ دو تین فقرے ہیں لیکن دینی عزائم کا ایک وسیع مضمون ان میں مضمر ہے ان پاکیزہ عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں مستقبل قریب میں غیر معمولی قربانیاں پیش کرنے کے لئے خبردار کیا گیا ہے ۔ پس ہمیں اپنے ذہنوں کو اس امر کے لئے ابھی سے تیار کر لینا چاہیئے تاکہ وقت آنے پر ہم پیچھے رہنے والے ثابت نہ ہوں بلکہ اپنے عمل سے حقیقی احمدی ہونے کا ثبوت دیں ۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَان ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ عزیزہ ثریا ضیاء کا اپنڈے سائٹس کا آپریشن ملٹری ہسپتال لاہور میں مورخہ ۶ ستمبر ۶۷ء بروز بدھ ہوگا ۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور عزیزہ کی شفاء کامل کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(منور احمد انیس ۔ بیت الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ)

بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ

(مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال)

آجکل لوگ بچے اور بچیوں کی دینی اور علمی معلومات وسیع کرنے کی طرف خاص توجہ نہیں کرتے اور جب ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سب ٹھیک ہو جائیگا ۔ یہ رجحان بڑا نقصان دہ ہے کیونکہ بچپن کی عمر اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بچے کو دین سے روشناس کرایا جائے تاکہ آگے چل کر وہ اپنی زندگی کو مذہب کے اصولوں پر ڈھال سکے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے ۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا ۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے ۔"

دوسری قابلِ اعتراض چیز بچوں کو مشنری سکولز میں تعلیم دلوانا ہے جس کا رواج آجکل امیر طبقے میں خاص طور پر پرورش پا رہا ہے ۔ چونکہ بچوں کی اپنی تعلیم جو انہیں گھر پر دی جاتی ہے اکثر ناقص اور نامکمل ہوتی ہے اس لئے بچوں کو جو سکول میں تعلیم دی جاتی ہے وہ اس کا اثر قبول کرتے ہیں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے ۔"

احبابِ جماعت کا خاص طور پر یہ فرض ہے کہ وہ جائزہ لیتے رہیں کہ وہ ان ارشادات پر کہاں تک عمل پیرا ہیں تاکہ آئندہ نسل مخلص اور دین کی راہ میں فدا ہونے والی ہو ۔

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کا ایف ۔ اے کا شاندار نتیجہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے امسال کالج گھٹیالیاں کا ایف ۔ اے کا نتیجہ نہایت خوشکن اور کامیاب رہا ہے ۔ کُل سترہ طلباء نے امتحان دیا جن میں سے ایک طالب علم کا نتیجہ ابھی بعد میں شائع ہوگا ۔ دس طلباء اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں جن میں سے چھ نے اعلیٰ سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے صرف ایک طالب علم کی انگریزی میں کمپارٹمنٹ آئی ہے جو امید ہے سپلیمنٹری امتحان میں کامیاب ہو جائیگا بورڈ کی فیصد ۲۱٫۷ ہے جبکہ کالج ہٰذا کا نتیجہ ۶۲٫۵ فیصد رہا ہے ۔ ہمارے کالج نے نتیجہ کے لحاظ سے ضلع بھر میں نہایت اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے ۔ مضمون وار فیصد بھی تسلی بخش ہے بعض مضامین مثلاً عربی ۔ فارسی ۔ اسلامیات کا نتیجہ سَو فیصد رہا ہے ۔ کامیاب ہونے والے طلباء کے نام یہ ہیں :-

(۱) امان اللہ (۶) سعید احمد بٹ
(۲) ظفر علی اختر (۷) غلام مصطفیٰ
(۳) بشارت احمد (۸) عبد الغفور
(۴) محمد امین (۹) ناصر احمد جہاد
(۵) محمد اسحٰق (۱۰) جاوید خالد بھٹی

(ایک لڑکے (سید افتخار حسین شاہ) کی انگریزی میں کمپارٹمنٹ ہے ۔)

کالج کے فسٹ ایئر میں داخلہ شروع ہے ۔ احباب اپنے بچوں کو اس کالج میں داخل کرائیں جہاں نہایت توجہ ، محنت اور پوری فرض شناسی سے بچوں کو پڑھایا جاتا ہے اور رہائشی سہولت کے لئے نہایت اچھے ہوسٹل کا بھی انتظام ہے ۔

(خاکسار محمد عثمان پرنسپل کالج گھٹیالیاں
براستہ بدوملہی)

(ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے ۔)

ستمبر ۶۵ء کی تاریخی جنگ

مکرم داؤد طاہر صاحب بی۔اے ربوہ

۶ ستمبر ۶۵ء کی رات کو آخری پہر بھارت نے اخلاقی اصولوں اور بین الاقوامی قانون کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بغیر کسی قسم کے الٹی میٹم کے بین الاقوامی سرحد پار کر کے پاکستان پہ حملہ کر دیا تھا قوم نے چشم تصور سے قائد اعظمؒ کو یہ تلقین کرتے ہوئے دیکھا کہ

"مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ
اگر کوئی وقت ایسا آجائے کہ
پاکستان کی حفاظت کے لئے
جنگ کرنا پڑے تو کسی صورت
میں ہتھیار نہ ڈالیں۔ پہاڑوں
میں جنگلوں میں، میدانوں میں،
دریاؤں میں جنگ جاری رکھیں"

پاکستان کے دس کروڑ عوام آزمائش کی اس گھڑی میں پوری اترنے کے لئے کمربستہ ہو گئے — صدر ایوب نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا۔ جنگ شروع ہو چکی تھی۔

ہماری فوج کے تینوں شعبوں نے جس اولوالعزمی، ہمت، مردانگی اور جانفشانی کا مظاہرہ کیا تاریخ عالم میں اس کا تذکرہ ہمیشہ سنہرے حروف سے کیا جائے گا۔ جنگ کے پہلے روز ہی ہماری افواج دشمن کے آٹھ سو سپاہی ہلاک، مجروح اور قید کر چکی تھی۔ دشمن کے دس ٹینک تباہ اور بائیس طیارے ضائع کر دیئے گئے دشمن نے اپنی طاقت مجتمع کر کے بڑے زور سے حملے کئے۔ نئے نئے محاذ کھولے، مگر ہر بار ناکامی ہوئی۔ سترہ روز کے بعد جب جنگ بند ہو گئی تو پتہ چلا کہ سترہ ایکڑ رات جنگی تباہیوں کے بعد اس سترہ روزہ جنگ میں — ہندوستان اپنا ایک ہزار چھ صد ستر مربع میل علاقہ کھو بیٹھا ہے۔

— اس کے فضائی بیڑہ کا کم از کم تیسرا حصہ تباہ اور اس کے بہت سے اہم ہوائی اڈے پاکستانی فضائیہ کی جوابی بمباری سے ناکارہ ہو چکے ہیں۔

اس کی بری فوج کے قریباً دس ہزار جوان اور افسر واصلِ جہنم اور پاکستانی گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں لاتعداد زخمی اور بہت سے پاکستانی حکومت کے قیدی بن چکے ہیں مختلف محاذ ہندوستانی فوج کے قریباً ساڑھے چار صد ٹینکوں اور ان سے کہیں بڑھ کر بکتر بند گاڑیوں اور گولہ بارود کے قبرستان بن چکے ہیں۔

ہندوستانی افواج بھاگتے وقت بے شمار اسلحہ اور گولہ بارود پاکستانی افواج کے لئے چھوڑ گئی ہیں۔

ہندوستان کا اہم بحری ٹھکانہ دوارکا پاکستانی توپوں کی گولہ باری سے تباہ ہو چکا ہے اور اس کا ایک عظیم جنگی جہاز ہمیشہ کے لئے سمندر کی تہ میں پہنچ چکا ہے اس مختصر لیکن خونریز جنگ میں پاکستان کے شیر دل سپوتوں نے جس بہادری کا مظاہرہ کیا تاریخ اسے کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔ یونس حسن شہید کے نام سے کون واقف نہیں؟ انہوں نے اپنی جان پہ کھیل کر دشمن کی فضائی طاقت تباہ کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ میجر راجہ عزیز بھٹی کی یاد دل سے کس طرح اتاری جا سکتی ہے؟ میجر خادم حسین شہید کو کون بھلا سکتا ہے؟ بریگیڈیر شاہ کا تہیہ کو کس طرح مردہ کہا جا سکتا ہے؟ —

یہ سب ظاہری طور پہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کے محیر العقول کارنامے کی دلکش یادیں ہمارے دلوں کو آج بھی گرما رہی ہیں — یاد رکھیں جن کی تیاری میں یہ سب کچھ ہوا اور وہ گمنام سپاہی جنہوں نے ادائیگی فرض کے دوران جام شہادت نوش کیا۔ قوم ان سب کی قدر کرتی ہے اور جو زندہ ہیں ان کی کامیاب و کامران زندگی کے لئے اور جو شہید ہو چکے ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔

عوام نے اس نازک موقعہ پر جس عزم اور ہمت کا اظہار کیا وہ قابل صد فخر ہے۔ ہندوستانی گولیوں کی سنسناہٹ، بموں کے دھماکے، توپوں کی گھن گرج — یہ سب چیزیں ان کا حوصلہ پست کرنے میں ناکام رہیں۔ بیویوں نے اپنے خاوندوں، ماؤں نے بچوں، باپوں نے بیٹوں، بچوں نے اپنے والدین کی شہادت کی خبر سنی لیکن بڑے استقلال کے ساتھ وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کی اصلی روح سے واقف تھے۔ بجائے غم کے آنسوؤں کے ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ کتنی مبارک تھیں وہ زندگیاں جو وطن کے نام پہ قربان ہو گئیں اور کتنے خوش قسمت تھے وہ افراد جن کے عزیز وطن کے ناموس پہ کٹ رہے تھے!

راجہ عزیز بھٹی شہید کی بہن کے جذبات کتنے قابل قدر ہیں!

"میرے راجہ بھائی! میں گھر سے بہت دور تھی کہ تمہاری شہادت کی خبر سنی۔ وطن پہ قربان ہونے والوں میں تمہارا نام آیا تو جانتے ہو تمہاری بہن پہ کیا گزری؟ تم سوچتے ہو گے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہوں گے۔ میں نے تمہاری یاد میں سسکیاں بھری ہوں گی۔ نہیں بھیا! میں نے ایسا تو نہیں کیا۔ میں نے تمہاری تصویر اٹھائی بار بار اسے چوما۔ اسے آنکھوں سے لگایا اور پھر آن ہی آن میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو نے بہن کی لاج رکھ لی۔ بھیا! تو کتنا بہادر تھا اور ہاں بھیا میں رو بھی رہی تھی۔ رونا اس لئے نہیں آیا تھا کہ میں اپنے راجے ویر" کو اب کبھی نہیں دیکھ سکوں گی بلکہ آنکھیں یوں بھر آئی تھیں کہ کاش میں تمہارے قریب ہوتی اور تمہاری پیشانی چوم سکتی لوگ کہتے ہوا گے مر پاگل ... [illegible]

ٹنڈر نوٹس

ویسٹ پاکستان سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی شیڈول آف ریٹس جلد ۳ حصہ دوم کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء سے زائد یا کم کے پرسنٹیج ریٹ پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے عبر مکور مکمل اعلاد کے ٹنڈر ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

۱۔ انسپکٹر آف ورکس ملتان کے تحت خاص ملتان (زون A) میں زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء
۲۔ انسپکٹر آف ورکس ملتان کے تحت خاص ملتان (زون B) میں زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء
۳۔ انسپکٹر آف ورکس ملتان کے تحت ملتان خانیوال سیکشن (ملتان شہر تا خانیوال ہر دو مقام کو چھوڑ کر) زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء
۴۔ انسپکٹر آف ورکس ملتان کے تحت ملتان لودھراں سیکشن پر (ملتان تا لودھراں ہر دو مقام کو چھوڑ کر) زون ورکس ۶۸-۱۹۶۷ء
۵۔ انسپکٹر آف ورکس پاکپتن کے ماتحت لودھراں وہاڑی سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (لودھراں تا وہاڑی۔ ماسوا لودھراں بشمول وہاڑی)
۶۔ انسپکٹر آف ورکس پاکپتن کے ماتحت وہاڑی پاکپتن سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (وہاڑی تا پاکپتن۔ ماسوا وہاڑی اور بشمول پاکپتن)
۷۔ انسپکٹر آف ورکس خانیوال کے ماتحت خاص خانیوال میں زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء
۸۔ انسپکٹر آف ورکس خانیوال کے ماتحت خانیوال شورکوٹ روڈ سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (ماسوا خانیوال تا شورکوٹ روڈ بشمول)
۹۔ اسسٹنٹ انسپکٹر ورکس جھنگ صدر کے ماتحت شورکوٹ روڈ ہنڈیوالی سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (شورکوٹ روڈ ماسوا تا ہنڈیوالی بشمول)
۱۰۔ انسپکٹر آف ورکس مظفرگڑھ کے ماتحت شیر شاہ کوٹ ادو سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (شیر شاہ ماسوا تا کوٹ ادو بشمول)
۱۱۔ انسپکٹر آف ورکس مظفرگڑھ کے ماتحت کوٹ ادو۔ کروڑ سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (کوٹ ادو ماسوا تا کروڑ ماسوا)
۱۲۔ انسپکٹر آف ورکس بھکر کے ماتحت کروڑ۔ بھکر سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (کروڑ بشمول تا بھکر بشمول)
۱۳۔ انسپکٹر آف ورکس بھکر کے ماتحت بھکر۔ کندیاں سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (بھکر تا کندیاں ہر دو مقامات کے ماسوا)
۱۴۔ انسپکٹر آف ورکس خانیوال کے ماتحت ساہیوال۔ اقبال نگر سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (ساہیوال تا اقبال نگر بشمول ہر دو مقامات)
۱۵۔ انسپکٹر ورکس خانیوال کے ماتحت اقبال نگر خانیوال سیکشن پر زون ورکس برائے ۶۸-۱۹۶۷ء (اقبال نگر تا خانیوال ماسوا ہر دو مقامات)

نوٹ:- ہر زون کے لئے تخمینہ لاگت اور زر ضمانت علی الترتیب ڈیڑھ لاکھ اور تین ہزار روپے ہے۔ ٹنڈر فارم ۱۴ ستمبر ۱۹۶۷ء سے ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء تک ایام کار کے دوران گیارہ بجے تک فروخت کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو ریلوے ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کئے جائیں۔ ٹنڈر فارم ان ٹھیکیداران کو فروخت کئے جائیں گے جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہیں جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں وہ بھی ٹنڈر داخل کر سکتے ہیں انہیں ٹنڈر کے ہمراہ اپنے سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت کے متعلق سندات اور سسر ٹیفکیٹ کی کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق شدہ نقول پیش کرنی چاہئیں۔ جن ٹنڈرز کے ساتھ مطلوبہ مسودات نہ ہوں گے۔ انہیں رد کر دیا جائے گا۔ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس، پی ڈبلیو آر ملتان کے ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں اوقات کار کے دوران دیکھے جا سکتے ہیں

NRI (۳) ۱۸۴ - ۶۸/۶۷

اعلانِ داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

I جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے شروع ہو گا اور دس دن تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) معہ کریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۸ ستمبر تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو:۔ ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۱۳ تا ۱۵ ستمبر } ۸ تا ۱۱ بجے صبح
بیرون ” ” ” ۱۶ تا ۱۷ ”

II گیارھویں کلاس (آرٹس) میں داخلہ ۲ تا ۱۲ ستمبر جاری رہے گا۔ اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ ہو سکے گا۔

انٹرویو:۔ ربوہ کی طالبات کے لئے ۲ تا ۸ ستمبر } ۸ تا ۱۱ بجے صبح
بیرون ” ” ” ۹ تا ۱۲ ”

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے

III تعطیلات کے بعد کالج ۹ ستمبر کو صبح ساڑھے سات بجے کھل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(پرنسپل)

احمدی مستورات کے نیک نمونے
تعمیر مسجد کے لئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۲۳۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ولی اللہ شاہ صاحب پروپرائٹر ہیر ڈریسنگ سیلون ربوہ } طلائی چوڑی ایک عدد، انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۲۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ راجہ منیر احمد صاحب سیکرٹری آئیسر کمنڈ ودکوٹ ضلع جیکب آباد ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۲۵۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ نیاز احمد صاحب محلہ مقصود دماں بٹ سٹریٹ سیالکوٹ شہر } انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۲۶۔ محترمہ صاحبہ خاتون صاحبہ بھٹی ساکن عنایت پور بھٹیاں ۔ ڈنڈی طلائی ایک عدد

۲۲۷۔ محترمہ رشیدہ بیگم ڈاکٹر احمد صاحب لائلپور ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے لڑکے یوسف جمال احمد کا ۲۹؍ ۷ کو ماریشس میں انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اس کے آٹھ بچے ہیں۔ جو ابھی چھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (اہلیہ حافظ جمال احمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس)

قاضی عبدالرحمان صاحب مرحوم

مورخہ ۱؍ ۸ کو مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب۔ حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قاضی صاحب مخلص احمدی تھے۔ اور آپ کے والد مرحوم قاضی حکیم غلام حسین صاحب بھی نہایت اخلاص رکھنے والے احمدی تھے۔ اپنے حلقہ میں اکیلے احمدی تھے دعائیں کرتے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ اور آپ کے گھر کے قریب احمدیہ جامعہ مسجد بن گئی

قاضی عبدالرحمن صاحب مرحوم نہایت اخلاص اور اخلاق کے ساتھ ہر ایک سے ملتے تھے اور جہاں تک ممکن ہوتا دوسروں کے کام آتے تکلیف اٹھا کر بھی لوگوں کی امداد کرتے اور جو بھی آپ کے پاس جاتا خندہ پیشانی سے ملتے۔ سلسلہ کے کارکنوں کا بہت اکرام کرتے تھے۔

حکام میں بھی آپ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ کیونکہ آپ اپنا سپرد کام نہایت محنت اور دیانتداری سے کرتے تھے۔ بعض دفعہ کثرت کام اور محنت کی وجہ سے بھی آپ کی صحت پر بڑا اثر پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا آپ صحتیاب ہو جاتے تھے۔ غرض آپ ایک مفید وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے اپنے قرب میں جگہ دے۔ آپ کے تمام بچے چھوٹی عمر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی پرورش کے سامان پیدا فرمائے۔ احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ جھنگ صدر)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۱؍ ۸ کو بعد نماز مغرب مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ تنزانیہ کے اعزاز میں ایک الوداعی ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم شیخ عبدالخالق صاحب ناظم تربیت نے مکرم مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

مکرم مولوی صاحب موصوف مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ایک سال تک مربی اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے اور آپ نے نہایت اخلاص اور درد بھرے جذبہ کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو نبھایا اور آپ اپنے فرض کو ادا کرنے میں ہمہ تن مشغول رہے۔ خاکسار نے اطفال کی طرف سے مکرم مولوی صاحب موصوف کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے شکریہ ادا کیا نیز اطفال کو بہت قیمتی نصائح فرمائیں۔ یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی

(ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۱۔ تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایئر میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس کا داخلہ ۲ ستمبر سے ۸ ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہے گا۔ اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہو گی۔ سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

۲۔ تھرڈ ایئر کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہو گا۔ جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہو گی۔

مستحق طلباء کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ——— ربوہ

درخواست دعا: مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب ہوشیارپوری ایک سال سے عارضہ فالج بیمار ہیں۔ آپ چک ۶۵ ج ب ضلع لائلپور کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔
چوہدری محمد اسلم کاٹھگڑھی چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال بہ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۲۷۔

خورشید بیگم زوجہ اعجاز احمد ایاز قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۰/A ڈاک خانہ کا چیلو ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے

(۱) حق مہر مبلغ پانچ صد روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

طلائی کانٹے وزن ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/ روپے
ہار دو تولہ طلائی مالیتی ۲۵۰/- روپے
انگوٹھیاں طلائی وزن ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/- روپے

(۳) نقد رقم ۱۴۰۰/- روپے

(۴) زرعی زمین رقبہ آٹھ ایکڑ واقع چک نمبر ۲۷۰/- الف۔ ضلع تھرپارکر جس کی موجودہ قیمت ۲۴۰۰۰/- روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۵۔ اس زرعی زمین کا سالانہ ٹھیکہ تین صد روپیہ ہے سالانہ ہے جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

شرط اول -/۱ روپیہ۔

الامۃ : خورشید بیگم

گواہ شد :- اعجاز احمد ایاز۔ خاوند موصیہ

گواہ شد :- مبارک احمد ولد صوفی غلام محمد صاحب۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۸

بشیر احمد ولد مولا بخش قوم ارائیں پیشہ ٹیچر ماسٹر عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۷۰ الف۔ ڈاک خانہ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

شرط اول -/۱ روپیہ۔

العبد : بشیر احمد ولد مولا بخش چک ۲۷۰ الف کا چیلو۔ ضلع تھرپارکر

گواہ شد :- غلام محمد ولد محب دین چک ۲۷۰ الف ڈاک خانہ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- عبدالکریم ولد مہردین چک ۲۷۰ الف

مسل نمبر ۱۸۹۲۹

عبدالکریم ولد مہر دین قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۷۰ الف ڈاک خانہ کا چیلو ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری سالانہ آمد اس وقت آٹھ سو روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ شرط اول -/۱ روپیہ۔

العبد :- عبدالکریم ولد مہر دین چک ۲۷۰ الف ڈاک خانہ۔ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- اعجاز احمد ایاز سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک نمبر ۲۷۰ الف۔

گواہ شد :- مبارک احمد طاہر ابن صوفی غلام محمد صاحب

مسل نمبر ۱۸۹۳۰

مبارک احمد طاہر ولد صوفی غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۷۰ الف۔ ڈاک خانہ کا چیلو ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

شرط اول -/۱ روپیہ۔

العبد : مبارک احمد طاہر

کوارٹر نمبر ۲۲/D یونٹ نمبر دس لطیف آباد۔ حیدر آباد

گواہ شد :- اعجاز احمد ایاز سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک ۲۷۰ الف

گواہ شد : عبدالکریم ولد مہردین۔ چک ۲۷۰ الف۔

نوٹس

باجلاس جناب مرزا انور احمد صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

مسماۃ فرحت نسیم بنت حمید ارفضل دین صاحب محلہ دارالصدر ربوہ۔

بنام :- شیر زمان احمد خان لودھی معرفت منظور الحق لودھی اندسٹریٹ مکان ۲۵ گلی ۱۰۷ کرشن نگر لاہور۔

عنوان مقدمہ۔ نان نفقہ زیر دفعہ (۹) مسلم فیملی لاز مجریہ ۱۹۶۱ء بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سے قبل آپ کو چار نوٹس بذریعہ عام ڈاک۔ اور ایک نوٹس بذریعہ رجسٹرڈ ڈیوپٹ جاری کئے گئے ہیں لیکن آپ بلاوجہ روبرو ثالثی کونسل حاضر ہونے سے گریز کر رہے ہیں چونکہ عام طریقہ سے آپ کی اطلاع یابی ممکن نہیں لہٰذا آپ کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ ۱۵/۹ بوقت ۱۰ بجے دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں روبرو ثالثی کونسل حاضر آویں عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

دستخط :- چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

(مہر)

داخلہ ڈسپنسر ٹریننگ کلاس سیشن ۱۹۶۷-۶۸ء ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال میانوالی

درخواست ہائے برائے داخلہ ڈسپنسر ٹریننگ کلاس گیارہ ستمبر ۱۹۶۷ء تک دفتر جناب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ میانوالی مطلوب ہیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست قابل قبول نہیں ہوگی۔ درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ :-

(۱) میٹرک بمعہ سائنس (فزکس اور کیمسٹری) میں پاس ہو۔

(۲) ضلع میانوالی کا رہائشی ہو۔

(۳) عمر گیارہ ستمبر ۱۹۶۷ء کو ۱۷½ سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہو معقول وجوہات کی بناء پر کم عمر والے کو ایک سال کی رعایت دی جا سکتی ہے۔

(۴) کورس ایک سال کا ہوگا۔ دوران کورس کوئی تنخواہ یا وظیفہ نہیں دیا جائے گا۔

(۵) درخواستوں کے ہمراہ میٹرک۔ کیریکٹر۔ اور رہائشی سرٹیفکیٹ منسلک ہوں۔

بحکم جناب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحب
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال۔ میانوالی۔

1279/67 (س) ۱۹۶۷

بفضلہ تعالیٰ

آکسفورڈ یا وظیفہ کے خواہشمند طلباء اور ان کے والدین توجہ فرمادیں۔ کم خرچ بالا نشین عبدالرحمٰن اتالیق۔ اتالیق منزل دارالصدر غربی ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں

تاجروں کے لئے قرآن مجید کے دو۲ نہایت ضروری حکم

ناپ تول اور وزن کی درستی۔ دھوکہ فریب اور ملاوٹ سے بکلّی اجتناب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تجارت سے متعلق قرآن مجید کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ساتواں حکم قرآن مجید یہ دیتا ہے کہ ماپ تول اور وزن درست ہونا چاہیئے۔ تاجروں میں بالعموم یہ خرابی پائی جاتی ہے کہ جائز طور پر مال کمانے کے علاوہ وہ ماپ اور تول میں ضرور کچھ نہ کچھ کمی کر دیتے ہیں۔ پہلے تو وہ صرف ڈنڈی مارا کرتے تھے۔ مگر اب کئی قسم کے بٹے بنائے گئے ہیں۔ پہلے بھی جب اسلام میں تجارت کا زور تھا۔ لوگوں میں یہ نقص پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ پرانی کتب میں بھی ذکر آتا ہے کہ اس زمانہ میں تین قسم کے بٹے ہوا کرتے تھے۔ ایک لینے کے لئے۔ ایک دینے کے لئے اور ایک افسروں کو دکھانے کے لئے۔ پس پہلے بھی یہ نقص تھا مگر اِس زمانہ میں اس نقص نے بہت بڑی وسعت اختیار کر لی ہے۔ اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ تول اور ماپ میں کسی قسم کی کمی نہ کرے۔ جب کوئی چیز لے تو تول کر لے اور جب کوئی چیز دے تو تول کر دے۔ کسی قسم کی دھوکہ بازی اور فریب اسلام میں جائز نہیں اور اگر کوئی تاجر یا صناع ایسا کام کرتا ہے تو اس کا کام محض دنیاداری ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو بھڑکانے کا موجب ہے جب وہ اس قسم کے دھوکا کے بعد کوئی مال کما کر اپنے گھر میں لاتا ہے تو وہ حرام مال ہوتا ہے اور وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے چوری اور ڈاکہ سے حاصل کیا ہوا مال۔ چاہے اُس نے اپنی دکان پر بیٹھ کر ہی وہ کیوں نہ کمایا۔

آٹھواں حکم اسلام نے یہ دیا ہے کہ دھوکہ اور فریب اور ملاوٹ جائز نہیں بے شک تم تجارت کرو۔ مگر تجارت میں یہ دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ نقص بھی ایسا ہے جس کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں تو یہ مرض اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ کوئی چیز دھوکہ اور ملاوٹ سے نہیں بچی۔ گھی فروخت کریں گے تو اس میں چربی یا تیل وغیرہ ملا کر تیل بیچیں گے۔ تو وہ خالص نہیں ہوگا۔ بلکہ اس میں بعض اور تیلوں کی ملاوٹ ہوگی۔ یہی باقی چیزوں کا حال ہے سب میں دھوکہ اور فریب سے کام لیا جاتا ہے اور خالص چیز خریداروں کو مہیا نہیں کی جاتی۔ یہ نقائص بھی صرف اسی زمانہ میں نہیں بلکہ گزشتہ زمانہ میں بھی یہ نقص پائے جاتے تھے۔ اور انہی کو دُور کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی طرف سے محتسب مقرر ہوتے تھے پس یہ بھی ایک بہت بڑا نقص ہے جس کو دُور کرنا چاہیئے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۳۴۴، ۳۴۵)

ضلع جھنگ میں یوم دفاع پاکستان کا پروگرام

گھیانہ ۴ ستمبر۔ جھنگ گھیانہ اور ضلع کی تحصیلوں میں مورخہ ۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان شایان طریق پر منانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس روز جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد شہداء کی بلندیٔ درجات اور پاکستان کی سلامتی استحکام اور ترقی کے لئے خصوصی دعائیں کی جائیں گی۔ بوائے سکاؤٹس سکولوں اور کالجوں کے طلبہ کی ریلیز منعقد ہوں گی۔ اور شام کو متعدد تقاریب کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ ضلع بھر کے سینما گھروں میں موقع کی مناسبت سے دستاویزی فلم دکھائے جائیں گے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے اصحاب متوجّہ ہوں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پاکستان سے قافلہ جائے گا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۴-۲۵-۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ سے ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء براستہ گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر ہوگی۔ اور قادیان سے واپسی ۲۸ تاریخ کو اسی راستہ سے ہوگی۔

جو اصحاب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمت درویشان سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے بھی کام آ سکتا ہو۔ یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں۔

۲۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قافلہ میں قادیان نہیں گئے۔ یعنی ۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۶ء میں قادیان نہیں گئے۔

۳۔ درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر صدر یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۴۔ جن اصحاب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ فوراً اس میں انڈیا درج کرا لیں۔

۵۔ یہ درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۶۷ء تک بہرصورت نظارت خدمت درویشان میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر خدمت درویشان۔ ربوہ)

محترم شیخ محمد اسحاق صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور کے برادر اصغر محترم شیخ محمد اسحاق صاحب مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء کو مری میں حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔

مرحوم مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب کراچی کے داماد تھے۔ مرحوم کا جنازہ ۳ اور ۴ ستمبر کی درمیانی رات سوا گیارہ بجے مری سے ربوہ لایا گیا۔ بارہ بجے رات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے ایک بیوہ ایک لڑکی اور چھ فرزند اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ ادارہ الفضل محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور آپ کے جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر و کفیل ہو۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴